52800-کیا حلال ذبح کا دعوی کرنے والے غیر مسلم قصائی سے گوشت خرید لیا جائے ؟

سوال

اگر کوئی غیر مسلم قصائی دعوی کرے کہ وہ گوشت اور مرغی حلال فروخت کرتا ہے تو کیا اس سے خریداری کرنا جائز ہے ؟

اور اگر ہمارے دوست واحباب اس سے گوشت خریدتے ہیں تو کیا ہمارے لیے یہ گوشت کھانا جائز ہے ؟

یہ علم میں رہے کہ ہمارے علاقے میں مسلمان بھائیوں کی نگرانی میں دو دو کانیں ہیں جو حلال گوشت فروخت کرتی ہیں ؟

پسندیدہ جواب

اول :

بہتر اور افضل تو یہی ہے کہ آپ اپنی ضرورت کا گوشت مسلمانوں سے خریدیں؛اس میں زیادہ احتیاط اور شک سے بچنے کا احتمال ہے ، اور پھر اس میں مسلمانوں کے ساتھ معاملات میں معاونت بھی ہے جس کی انہیں یورپ جیسے ممالک میں رہتے ہوئے ضرورت بھی ہے ، پھر اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ مسلمان شخص کو تجارتی نفع دینا کسی دوسرے کی بنسبت زیادہ بہتر اور افضل ہے .

اور مسلمان شخص کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے دوسرے مسلمان بھائیوں کے ساتھ ایمانی رابطہ کی تجدید کو محسوس کرے اور اس کا شعور اجاگر ہو، اور یہ شعور اس وقت اجاگر ہوتا ہے جب کفار کی ملکیت دوکانوں سے دور رہا جائے اور انہیں ترک کیا جائے ، اور ہوسکتا ہے یہ زیادہ قریب بھی ہو، اور ریٹ بھی دوسروں سے کم ملے ، اس لیے اسے اپنی دینی بھائیوں سے خریداری کرنی چاہیے .

آپ اس کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے سوال نمبر (9205) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

اگر وہ غیر مسلم قصائی اہل کتاب کے
علاوہ کسی اور دین سے تعلق رکھنے والوں میں سے ہے تو اس کا ذبیحہ حلال نہیں، لیکن
اگر وہ اہل کتاب سے تعلق رکھتا ہے؛ یعنی یہودیا عیسائی ہے تو اس کا ذبیحہ حلال
ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اہل علم اہل کتاب کے ذبیحہ کے حلال
ہونے پر متفق اور جمع ہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا
تمہارے لیے حلال ہے}.المآئدۃ(5).

یعنی ان کے ذبح کردہ جانور، امام
بخاری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کہتے
ہیں : طعامھم سے مراد ان کے ذبح کردہ جانور ہیں).

دیکھیں : المغنی لابن قدامہ المقدسی (
.(293/13

پھر ہمیں تو ان سے پوچھنے کی ضرورت
ہی نہیں کہ انہوں نے کس طریقہ سے ذبح کیا ہے؛ کیونکہ اصل میں تو ان کا ذبح صحیح ہے،
کیونکہ وہ اس کے اہل ہیں. مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (
20805) کے جواب کا
مطالعہ ضرور کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے
ہیں :

صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ :

"کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے :

کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں،
ہمیں علم نہیں کہ انہوں نے اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے کہ نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا :

"تم بسم اللہ پڑھو اور کھا لو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (5507).

میں کہتا ہوں (یہ کلام شیخ ابن
عثیمین رحمہ اللہ کی ہے) : وہ ابھی نئے نئے مسلمان تھے؛ یعنی (وہ) ابھی وہ اسلام
میں جدید تھے، انہیں علم نہیں تھا کہ آیا انہوں نے اللہ کا نام لیا ہے کہ نہیں، تو
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم بسم اللہ پڑھ کر کھا لو"

چاہے ہمیں علم نہ ہو کہ اس (ذبح کرنے
والے) نے اللہ کا نام لیا ہے یا نہیں؛ اسی طرح اس کا کھانا مباح ہے، اگرچہ ہمیں یہ
علم نہ ہو کہ اسے صحیح طریقہ کے ساتھ ذبح کیا گیا یا غیر صحیح طریقہ پر؛ کیونکہ
صادر ہونے والا فعل جب اس کے اہل سے صادر ہو تو اصلا وہ صحیح اور نافذ ہوتا ہے،
لیکن اگر کوئی دلیل مل جائے تو پھر نہیں.

لہذا اگر ہمارے پاس کسی مسلمان یا یہودی
یا نصرانی کا ذبح کیا ہوا گوشت آ جائے تو ہم اس کے متعلق سوال نہیں کرینگے، اور یہ
نہیں کہیں گے یہ کس طرح ذبح کیا گیا ؟ اور نہ ہی یہ کہ آیا اس پر اللہ کا نام لیا
گیا ہے یا نہیں ؟

جب تک اس کے حرام ہونے پر کوئی دلیل
قائم نہ ہو جائے وہ حلال ہے؛ اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے.

دیکھیں : لقاءات الباب المفتوح (1/
77) اختصار کے ساتھ.

تو اس سے یہ پتہ چلا کہ آپ کا اس
دوکان سے خریداری کرنا، اور اس سے خریداری کرنے والے شخص کے ہاں سے کھانے میں کوئی
حرج نہیں، اور جب تک آپ کو یہ یقین نہ ہو جائے کہ اسے غیر شرعی طریقہ پر ذبح کیا
گیا ہے، آپ کو اس کی ضرورت نہیں کہ اس کے ذبح کا طریقہ معلوم کریں، مثلا بجلی کا
جھٹکا لگا کر ذبح کرنا، یا کوئی اور غیر شرعی طریقہ.

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ اولی
اور بہتر یہی ہے کہ مسلمان کی دوکان سے خریدا جائے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.